

علم الفرائض کے چند مشہور مسائل اور ان کا حل: قدیم و جدید حسابی طریقوں کے تناظر میں ایک علمی جائزہ

Some Famous Problems of Inheritance and their Solution: An Overview through Ancient and Modern Arithmetic Rules

ڈاکٹر سہیل انورⁱ عادل خانⁱⁱ ڈاکٹر نجم الحسنⁱⁱⁱ

Abstract

The knowledge of inheritance has great importance in Islamic sciences. It is known as the half of the knowledge with respect to its significance. It has been a source of great interest among different Muslim scholars & rulers in different ages. Sometimes a scholar was appointed as judge after solving a complicated problem pertaining to inheritance. Even some problems became popular for their complex nature & for being controversial among different Muslim scholars of this field. Some of these problems are known with a specific title, because they reflect the mind of the specific scholar. Some are even entitled due to occurrence of certain event. Many such famous problems of inheritance have been discussed in the given article by explaining the cause of naming with brief explanation and their mathematical solutions through ancient and modern methods.

Key words: Inheritance, Problems of Inheritance, Ancient and Modern Arithmetic Rules

تمہید

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، جو زندگی کے کسی بھی شعبے میں اپنے پیروکاروں کو کسی اور کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑتا اور ہر موقع پر ٹھیک ٹھیک راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ علوم اسلامیہ کے مختلف میدان میں ایک میدان، علم الفرائض، بھی ہے۔ جس کی اہمیت کے مسلم ہونے کے لئے بس اتنا ہی کافی ہے کہ اس کو نصف العلم کہا گیا ہے اور اس کے سیکھنے کی ترغیب بھی آئی ہے۔

عالم اسلام نے جہاں تفسیر و حدیث و غیرہ میدانوں میں اعلیٰ رجال تیار کئے ہیں، تو وہاں علم الفرائض میں بھی مشہور شخصیات امت کو فراہم کی ہیں، جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابن عباسؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ

-
- i لیکچرر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلاک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان
- ii اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلاک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان
- iii اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلاک سٹڈیز، ملاکنڈ یونیورسٹی، دیر (لوئیر)

وغیرہ، نیز تابعین اور بعد کے ادوار میں بھی یہ میدان مشہور حضرات سے خالی نہیں رہا۔ اس فن کے ماہرین نے مختلف ادوار میں مختلف مواقع پر بعض پیچیدہ مسائل کو بڑی آسانی سے حل کیا ہے، جن کو مخصوص نوعیت کی بناء پر ان مسائل سے موسوم کیا جاتا ہے۔ کہیں پر تو مسئلہ پوچھنے والے، کہیں پر سب سے پہلے جواب دینے والے، کہیں پر مسئلے کی ذاتی نوعیت اور کہیں پر جواب دینے والے ماہر فن کے حالات کی بناء پر اس مخصوص مسئلے کو ملقب و موسوم کیا جاتا ہے۔ زیر نظر مقالہ میں علم میراث سے متعلق اس نوعیت کے ملقب مسائل پر تحقیق کی گئی ہے اور قدیم و جدید حسابی طریقوں سے اس کا حل پیش کیا گیا ہے جو کہ قارئین کے لئے یقیناً مفید اور دلچسپی کا باعث ہوگا۔

علم الفرائض یا اس کے اہم مسائل پر الگ الگ طرح سے تو بہت تحقیقی کام کیا گیا ہے، مگر اس آرٹیکل میں اس علم کا جو خاص پہلو لیا گیا ہے اس پر اسی انداز سے کوئی تحقیقی کام نہیں ہوا ہے۔ یعنی علم الفرائض کے مشہور مسائل کا قدیم و جدید حسابی طریقوں سے حل ایک نیا موضوع ہے۔ جس سے علوم اسلامیہ کے طلباء و محققین کو استفادہ ہوگا۔ طریقہ کاریہ اختیار کیا گیا ہے کہ سب سے پہلے علم الفرائض کا تعارف پیش کیا گیا ہے، پھر اس علم کے چند مشہور مسائل اور ان کے وجوہ تسمیہ بیان کئے گئے ہیں۔ پھر اسی طرح ان مسائل کا قدیم و جدید حسابی طریقوں سے حل پیش کیا گیا ہے اور آخر میں اس آرٹیکل کا خلاصہ بیان کر کے نتائج و تجاویز پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

علم الفرائض کا تعارف

فرائض، فریضۃ کی جمع ہے۔ یہ لغت میں کئی معانی میں استعمال ہوتا ہے، مثلاً:

1. فرض و تقدیر (اندازہ کرنا اور مقدار کے مطابق کرنا) کے معنی میں:
اس کی مثال قرآن کی آیت (فَبَصِّصْ مَا فَرَضَ اللَّهُ) ¹ ہے۔ جس کا معنی قدرتم (تم نے مقرر کیا) ہے، چونکہ علم الفرائض میں وراثت کے حصص مقرر ہوتے ہیں، اس لئے اس علم کو علم الفرائض کہتے ہیں۔
2. فرض بمعنی انزال (اتارنا)
مثلاً قرآن کی آیت (إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيَّ كَالْفُرِّ) ² بمعنی انزل۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس علم کا بیان و وضاحت قرآن میں اتارا گیا ہے۔
3. فرض بمعنی قطع (حتمی ہونا)
قرآن میں آیا ہے نَصِيًّا مَّفْرُوضًا ³ جس کا معنی ہے مقطوعاً محدوداً۔ وجہ یہ ہے کہ اس میں حصص قطعی ہیں۔

4. فرض بمعنی تمیین (بیان کرنا واضح کرنا)

مثلاً قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ مَحَلَّةَ إِيْمَانِكُمْ جس کا معنی ہے بین اللہ لکم

فرض بمعنی حلال

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ 4 جس کا معنی ہے احل اللہ لہ۔

5. فرض بمعنی بغیر عوض کے کچھ دینا

مثلاً عرب کا یہ محاورہ ہے؛ ما صبت منه فرضا ولا قرضاً۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ میراث میں جو کچھ

ملتا ہے وہ بغیر عوض کے ملتا ہے۔⁵

علم الفرائض کی شرعی تعریف

ہی علم باصول من فقہ وحساب تعرف حق کل من التركة⁶

علم الفرائض فقہ وحساب کے چند اصول کا جاننا ہے جس سے ترکہ میں سے ہر ایک کے حق کو جانا جائے۔ اس علم کو علم الفرائض اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں وراثت کے حصے مقرر ہوتے ہیں۔ وراثت تین قسم کے ہوتے ہیں، ذوی الفروض، عصباء اور ذوی الارحام۔ ذوی الفروض وہ رشتہ دار ہیں جن کے حصے قرآن مجید میں مذکور ہیں۔

اس فن کے ماہرین نے مختلف مواقع پر بعض پیچیدہ مسائل کو بڑی آسانی سے حل کیا ہے، جن کو مخصوص نوعیت کی بناء پر ان مسائل سے موسوم کیا گیا ہے۔ کہیں پر تو مسئلہ پوچھنے والے، کہیں پر سب سے پہلے جواب دینے والے، کہیں پر مسئلے کی ذاتی نوعیت اور کہیں پر جواب دینے والے ماہر فن کے حالات کی بناء پر اس مخصوص مسئلے کو ملقب و موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ مسائل تعداد کے لحاظ سے اگرچہ زیادہ ہیں، مگر یہاں پر ان سے چند کا تذکرہ کیا جاتا ہے، جو کہ درج ذیل ہیں۔

1. مسئلہ مامونہ

علم الفرائض کا مسئلہ جس کے ساتھ خلیفہ مامون نے یحییٰ بن اکثم کا امتحان لیا، کیونکہ انہوں نے

عہدہ قضاء کا مطالبہ کیا تھا۔

پیش کردہ مسئلہ اس طرح تھا:

ابوان و ابنتان ماتت بنت فیہا قبل التقسیم امتحن بها المامون یحییٰ ابن اکثم⁷

" کسی میت نے اپنے پیچھے ماں باپ اور دو بیٹیاں چھوڑی ہوں لیکن اتفاقاً ایک بیٹی تقسیم ترکہ سے

پہلے وفات پاگئی ہو۔ " اس کے ترکہ کی تقسیم بقیہ وراثت میں کس طرح ہوگی؟ "

الاختیار لتعلیل المختار میں اس کی تفصیل اس طرح سے بیان ہوئی ہے کہ خلیفہ مامون نے کسی کو قضاء سونپنے کا ارادہ کیا، تو یحییٰ بن اکثم کو پیش کیا گیا جن کو خلیفہ نے حقیر سمجھا اور ان سے فرائض کا ایک مسئلہ بطور امتحان پوچھا کہ میت نے والدین اور دو

بیٹیاں چھوڑے اور پھر ان دو بیٹیوں میں قبل از تقسیم ایک فوت ہوئی تو ان کی حصص کی تقسیم کیسے ہوگی؟ آپ نے خلیفہ سے استفسار کیا کہ جو میت پہلے فوت ہوئی وہ جنس کے اعتبار سے مذکر تھا یا مونث۔ خلیفہ سمجھ گیا کہ آپ سمجھے ہوئے ہیں اور ان کو قضاء کا منصب سونپ دیا۔

تفصیل اس کی اس طرح ہے کہ ان کا یہ پوچھنا کہ پہلا فوت شدہ شخص مذکر تھا یا مونث اس سے انہوں نے یہ معلوم کیا کہ اگر وہ مذکر تھا تو پھر دوسری فوت ہونے والی میت کی ورثاء میں سے اس کی بہن اور باپ کا باپ (جد صحیح) اور باپ کی ماں (جدہ صحیحہ) موجود ہے لہذا سیدنا ابو بکرؓ کے نزدیک دادا کی وجہ سے بہن محروم ہوگی اور دادی کو چھٹا حصہ ملے گا باقی مال دادا کو دیا جائے گا جب کہ سیدنا زید بن ثابتؓ کے نزدیک دادی کو چھٹا حصہ ملے گا اور باقی دادا اور بہن میں اٹھلا تا (تین حصے کر کے دادا کو ۲ اور بہن کو ایک حصہ) تقسیم ہوگی اور مناسخہ کے اصول کو چلا کر حصے متعین کئے جائیں گے اور اگر پہلی میت مونث تھی تو اب دوسری میت کی ورثاء ماں کی ماں (جدہ صحیحہ) اور ماں کی باپ (جد فاسد) ہیں لہذا مال ان میں اس طرح تقسیم ہوگا کہ دادی اور بہن کو چھٹا حصہ ملے گا اور باقی حصص رد کے اصول کے مطابق دوبارہ ان کو دئے جائیں گے⁸۔

جب میت اول مذکر ہو تو:

سیدنا ابو بکرؓ کے مسلک کے مطابق مسئلے کا حل

مسئلہ: $6 \times 3 = 18$ میت اول: زاہد

ماں (عائشہ)	باپ (علی)	بیٹی (زینب)	بیٹی (رتیبہ)
1/6	1/6 + عصبہ	2/3	
1	1	2	2 میت ثانی
1 × 3 = 3	1 × 3 = 3	2 × 3 = 6	
مسئلہ: 6 و فق: 3		مف 2	
دادی (عائشہ)	دادا (علی)	بہن (زینب)	
1/6	باقی	محروم	
1	5	×	
1 × 1 = 1	5 × 1 = 5	×	
1	5	×	
الاحیاء (عائشہ) 3 + 1 = 04	(علی) 03 + 05 = 08	(زینب) 06 + 00 = 06	ٹوٹل: 18

جدید طریقے پر سیدنا ابو بکرؓ کے مسلک کے مطابق حل مورث اعلیٰ: زاہد

ماں (عائشہ)	باپ (علی)	بیٹی (زینب)	بیٹی (رقیہ)
1/6	1/6 + عصبہ	2/3	
.1667	.1667	.6667/2 = .3333	.3333 میت ثانی
میت ثانی: رقیہ		مف .3333	
دادی (عائشہ)	دادا (علی)	بہن (زینب)	
1/6	باقی	محروم	
.1667	.8333	×	
.1667 × .3333 = .05556	.8333 × .3333 = .2777	×	
الاحیاء	(عائشہ)	(علی)	ٹوٹل: 1
.0555 + .1667	.2777 + .1667 = .4444	(زینب) .3333	
=			
.2222			
زندہ ورثاء کی فی صد حصہ	22.22%	33.33%	ٹوٹل: 100%

جب میت اول مذکر ہو تو:

سیدنا زید بن ثابتؓ کے مسلک کے مطابق حل

مسئلہ: 54 = 6 × 9 میت اول: زاہد

ماں (عائشہ)	باپ (علی)	بیٹی (زینب)	بیٹی (رقیہ)
1/6	1/6 + عصبہ	2/3	
1	1	2	2 میت ثانی
1 × 9 = 9	1 × 9 = 9	2 × 9 = 18	
مسئلہ: 18 = 3 × 6 و نتیجہ 9		مف 2	
دادی (عائشہ)	دادا (علی) بھائی متصور ہوگا	بہن (زینب)	
1/6	باقی		
1	5		
1 × 3 = 3	5 × 3 = 15		
3	10	5	
1 × 3 = 3	1 × 10 = 10	1 × 5 = 5	
الاحیاء	(عائشہ) 9 + 3 = 12	(علی) 9 + 10 = 19	(زینب) 18 + 5 = 13

جدید طریقے پر حل

میت اول: زاہد

بیٹی (رقیہ)	بیٹی (زینب)	باپ (علی)	ماں (عائشہ)
	2/3	1/6 + عصبہ	1/6
میت ثانی: 3333	.6667/2 = .3333	.1667	.1667
	مافی الید: 3333		میت ثانی: رقیہ
	بہن (زینب)	دادا (علی) بھائی منصور ہوگا	دای (عائشہ)
	باقی	باقی	1/6
	.2777	.8333/3 = .2777 × 2 = .555	.1667
	.2777 × .3333 = .0925	.5555 × .3333 = .1851	.1667 × .3333 = 0
		5	555
ٹوٹل: 9998 = 1	(زینب) .3333 + .0925 = .4258	(علی) .1667 + .1851 = .3518	(عائشہ) .1667 + .055
			5 = .2222

جب میت اول مونث ہو تو:

سیدنا زید بن ثابتؓ اور سیدنا ابو بکرؓ دونوں حضرات کے مسلک کے مطابق مسئلہ یکساں ہے کیونکہ جد نہیں پایا جاتا جب کہ ان حضرات کے مابین اختلاف تب ہے جب دادا کے ساتھ بھائی بہن آجائے۔

میت اول: کلثوم مسئلہ: 2 × 6 = 12

بیٹی (رقیہ)	بیٹی (زینب)	باپ (علی)	ماں (عائشہ)
	2/3	1/6 + عصبہ	1/6
میت ثانی 2	2	1	1
	2 × 2 = 4	1 × 2 = 2	1 × 2 = 2
	مافی الید: 2		مسئلہ: 6 د4 و فقی: 2
	بہن (زینب)	نانا (علی) جد فاسد	نانی (عائشہ) جدہ صحیحہ
	1/2	محروم	1/6
	3	×	1
	1 × 3 = 3	×	1 × 1 = 1
ٹوٹل: 12	(زینب) 4 + 3 = 7	(علی) 2 + 0 = 2	(عائشہ) 2 + 1 = 3
			الاحیاء

جدید طریقے سے حل میت اول: کلثوم

ماں (عائشہ)	باپ (علی)	بیٹی (زینب)	بیٹی (رقیہ)
1/6	1/6 + عصبہ	2/3	
.1667	.1667	.6667/2 = .3333	.3333
			میت ثانی
میت ثانی: رقیہ	نانا (علی) جد فاسد	بہن (زینب)	
نانی (عائشہ) جدہ صحیحہ	محروم	1/2	
1/6	×	.5	مجموعہ حصص: .6667
.1667/6667 = .25 × .33	×	.5/6667 = .75 × .3	
33 = .0833		333 = .2499	
الا	(علی)	(زینب) .3333 + .2499 = .5832	ٹوٹل: 1
حیا	.1667 + 0 = .1667		
ء	.1667 + .0833 = .2497		

2. مسئلہ اکدریہ

اکدریہ میراث کے ایک مشہور مسئلے کا نام ہے۔

والاکدریہ مسئلہ فی الفرائض، وہی زوج وام وجدو اخت لاب وام⁹

کدر بکدر کدرا کا معنی غیر شفاف، گدلا ہونے کے ہے جو صاف ہونے کا متضاد ہے۔

الکدر نقیض الصفاء جیسا کہ اس قول میں ہے۔ خذ ما صفا ودع ما کدر۔

رنگ میں تبدیلی کے لئے کدرۃ اور زندگی اور پانی میں تغیر کے لئے کدورۃ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

والکدرۃ فی اللون والكدرۃ فی العیش والماء¹⁰

وجہ تسمیہ

علم الفرائض کے اس مسئلے کو اکدریہ نام دینے کی کئی وجوہات بیان کی گئی ہیں۔

ا. ابن حبیب کے نزدیک اس کا نام اکدریہ اس لئے رکھا گیا کہ عبدالملک بن مروان نے مذکورہ مسئلہ علم الفرائض کے کسی ماہر عالم پر حل کرنے کے واسطے پیش کیا جس کے حل میں ان سے غلطی

صادر ہوئی اس شخص کا نام اکدر تھا اس لئے یہ مسئلہ ان کے نام سے منسوب ہو کر مشہور ہوا۔
 قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ وَاسْمُيْتُ أَكْدَرِيَّةً لِأَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ أَلْقَاهَا عَلَى رَجُلٍ يُحْسِنُ الْفَرَائِضَ يُسَمَّى أَكْدَرَ
 فَأَخْطَأَ فِيهَا فَتُسَبِّتُ إِلَيْهِ¹¹

ب. شرح مختصر خلیل کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ چونکہ اس مسئلے میں میت قبیلہ بنو اکدر سے تعلق رکھتا تھا اس لئے میت کے نام سے مسئلے کا نام اکدریہ رکھا گیا:
 وَقِيلَ إِنَّمَا سُمِّيَتْ أَكْدَرِيَّةً؛ لِأَنَّ الْمَيِّتَةَ فِيهَا مِنْ بَنِي أَكْدَرَ

ت. ایک وجہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس مسئلہ میں صحابہؓ کے کثرت اقوال کے ساتھ اختلاف اور مسئلہ کے مشتبہ رہنے کی وجہ سے یہ نام رکھا گیا ہے:
 وَقِيلَ لِكثْرَةِ اقْوَالِ الصَّحَابَةِ فِيهَا وَتَكَدَّرَهَا¹²

ث. یہ مسئلہ زید بن ثابتؓ صحابی جو علم الفرائض کے سب سے بڑے ماہر تھے، پر مشتبہ ہوا اس لئے اس کا نام اکدریہ رکھا گیا۔ ایک قول یہ ہے کہ اس مسئلہ میں عول کی وجہ سے ذوی الفروض کے حصص کو نقصان پہنچا۔ اس مسئلے کا دوسرا نام مسئلہ غراء ہے۔ جس کی وجہ تسمیہ دو طرح سے بیان کی جاتی ہے۔

غر کا معنی واضح اور صاف ہے اور "اغر" اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کی پیشانی میں سفیدی ہو جو نمایاں نظر آتا ہے۔ حدیث میں اسباغ الوضوء کو "غرہ" پیشانی کے نور کی زیادہ کا سبب قرار دیا گیا ہے۔

عن نعيم الجمر، قال: رقيت مع أبي هريرة على ظهر المسجد، فتوضأ، فقال: إني سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول «إن أمي يدعون يوم القيامة غرا محجلين من آثار الوضوء، فمن استطاع منكم أن يطيل غرته فليفعل»¹³

"نعيم الجمر سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کے چھت پر چڑھ گیا تو انہوں نے وضوء کیا اور فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے لوگ قیامت کے دن وضوء کی آثار کی وجہ سے روشن پیشانی کے ساتھ بلائے جائیں گے اس لئے تم میں سے جو کوئی اپنی سفیدہ پیشانی کو بڑھانا چاہے تو کر لے۔"

(غرا) غرا جمع أغر أي ذو غرة واصل الغرة لمعة بيضاء تكون في جبهة الفرس ثم استعملت في الشهرة وطيب الذكر)

غراء غرور سے ہے جس کا معنی نقصان ہے۔ غراء کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس مسئلہ کے علاوہ

دادا کے مسائل میں کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے جس میں بہن کو حصہ دیا جاتا ہو۔

مذکورہ مسئلہ کو غراء اس کے مشہور و معروف ہونے کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔

وَسَمَّاهَا مَالِكٌ بِالْغَرَاءِ لِشَهْرَتِهَا¹⁴

اس لیے کہ دادا کو بہن کے حصہ سے نقصان پہنچایا۔

أَوْ لِعُزُورِ الْأُخْتِ فِيهَا بَغْرَضِ النَّصْفِ، وَمَنْ تَأْخُذُ إِلَّا بَعْضَهُ وَاحْتَرَزَ بِقَوْلِهِ أُخْتُ عَمَّا لَوْ كَانَ مَعَهُ أُخْتَانِ أَوْ
 أَكْثَرَ لَعَبْرُ أُمَّ، فَإِنَّهُ يَأْخُذُ السُّدُسَ، وَكُلَّمَا أَوْ هُنَّ السُّدُسُ¹⁵
 "اس لئے کہ بہن کے نصف حصہ میں اس کو یقیناً نہیں ملا کیونکہ اس حالت میں وہ پورا نصف حصہ نہیں لیتی بلکہ اس کا کچھ
 حصہ لیتی ہے۔ اخت کے ساتھ اس مسئلے سے احتراز کیا گیا کہ اگر اس کے بجائے دادا کے ساتھ دو یا زیادہ علاقائی یا اعیانی بہنیں
 ہوں تو اس صورت میں دادا کو سدس اور ان دو یا زیادہ بہنوں کو بھی چھٹا حصہ ملے گا۔"

مسئلہ اکلریہ کی صورت

میت نے شوہر، ماں، دادا اور حقیقی بہن چھوڑے ہو

ترکت زوجہا وجدہا وامہا والام حامل¹⁶

سیدنا ابو بکرؓ کے نزدیک دادا کی موجودگی میں بھائی بہن محروم ہوتے ہیں اور یہی مسلک سیدنا
 عبداللہ بن عباسؓ، سیدنا عبداللہ بن زبیرؓ، سیدنا عبداللہ بن عمرؓ، سیدنا خذیفہ بن الیمانؓ، سیدنا ابو سعید خدریؓ، سیدنا ابی بن
 کعبؓ، سیدنا مغاذ بن جبلؓ، سیدنا ابو موسیٰ اشعریؓ، سیدنا عائشہؓ، امام ابو حنیفہؒ، شریحؒ، عطاءؒ، عروہ ابن زبیرؒ، عمر بن
 عبدالعزیزؒ، حسن بصری اور ابن سیرین کے ہیں جبکہ سیدنا علیؓ، سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ اور سیدنا زید بن ثابتؓ
 حقیقی اور علاقائی بہنوں اور بھائیوں کو دادا کے ساتھ مستحق ٹھہراتے ہیں۔ احناف میں یہی مسلک صاحبین
 اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے ہیں۔

زید بن ثابتؓ دادا کے حصے کی تقسیم کی طریق میں دیگر صحابہ سے مختلف ہے۔ مسئلہ اکلریہ میں زید
 بن ثابتؓ کے نزدیک دادا کے ساتھ حقیقی اور علاقائی بھائی بہنوں کے علاوہ کوئی صاحب فرض نہ ہو تو دادا کو کل مال کے ثلث
 اور مقاسمہ میں سے جو نفع ہو وہ دیا جائے گا اس کو افضل الامرین کہتے ہیں۔ مقاسمہ کی تفسیر یہ ہے کہ دادا کو بھائی بہنوں کے
 ساتھ ایک بھائی فرض کیا جائے گا پھر مال کو ان میں للذکر مثل حظ الانثیین کے طریق سے تقسیم کیا جائے گا علاقائی بھائی بہنوں
 کو دادا کا حصہ کم کرنے کے لئے تقسیم میں شریک کیا جائے گا پھر جب دادا کو ثلث ملے گا تو ان کو بغیر حصہ دیئے نکالا جائے گا
 کیونکہ حقیقی بھائیوں کی موجودگی میں علاقائی محروم ہوتے ہیں البتہ دادا کی موجودگی میں محروم نہیں ہوتے ہیں لہذا دادا کو ایک
 بھائی کے برابر حصہ ملنے کو مقاسمہ کہتے ہیں۔ اسی طرح اگر مقاسمہ کے بجائے ثلث ملنے میں زیادہ نفع ہو تو دادا کو ثلث دیا
 جائے گا اور باقی مال حقیقی بھائیوں میں للذکر مثل حظ الانثیین کے مطابق تقسیم ہوگا اور علاقائی محروم ہوگی البتہ اگر ایک حقیقی
 بہن ہو تو اپنا آدھا حصہ لینے کے بعد اگر کچھ رہ جائے تو علاقائی بھائی بہنوں کو ملے گا اور اگر کچھ نہیں رہا تو ان کو نہیں ملے گا
 اگر رشتہ داروں میں سے دادا اور حقیقی بھائی بہنوں کے ساتھ کوئی صاحب فرض بھی ہو تو پھر دادا کو مقاسمہ، ثلث، اور سدس
 جمع المال میں سے جو بہتر ہو وہ دیا جائے گا¹⁷۔

مثال جب دادا کے حق میں مقاسمہ الجرد ٹلٹ کل سے بہتر ہو
مسئلہ 6 ٹلٹ دینے میں دادا کو 2/6 حصہ ملتا ہے

دادا	حقیقی بہن	2 علاقائی بہنیں
ٹلٹ 1/3	نصف 1/2	باقی
2	3	1
$2/6 \times 100 = 33.33\%$	$3/6 \times 100 = 50\%$	$1/6 \times 100 = 16.67\%$

جدید طریقہ پر حل

دادا	حقیقی بہن	2 علاقائی بہنیں
ٹلٹ 1/3	نصف 1/2	باقی
.3333	.5	$1 - (.5 + .3333) = .1667$
33.33%	50%	16.67%

مقاسمہ کی صورت میں دادا کو 2/5 ملتا ہے جو ٹلٹ مال 2/6 سے بہتر ہے

دادا	حقیقی بہن	2 علاقائی بہنیں
مقاسمہ (بھائی)	نصف 1/2	باقی
2=33.33%	3=50%	1=16.66%

جدید طریقہ پر حل

دادا	حقیقی بہن	2 علاقائی بہنیں
مقاسمہ (بھائی) 2/5	نصف 1/2	باقی 5/5
.4	2.5	.1
2=40%	3=50%	1=10%

مقاسمہ کی مثال

دادا	حقیقی بہن	علاقائی بہن
مقاسمہ (بھائی) 2/4	نصف 1/2	محروم
.5	.5	
50%	50%	

ٹکٹ کل کی مثال

دادا	دو حقیقی بہنیں	دو علاقائی بہنیں
ٹکٹ	ٹکٹان	محروم
.3333	.6667	
33.33%	66.67%	

مقاسمہ کی مثال

مسئلہ 6 عول $3 \times 9 = 27$

شوہر	ماں	دادا	حقیقی بہن
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{3}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{2}$
3	2	1	3
$3 \times 3 = 9$	$2 \times 3 = 6$	$1 \times 3 = 3$	$3 \times 3 = 9$
9	6	$9 + 3 = 12 / 3 = 4 \times 2 = 8$	
چونکہ بہن کا حصہ دادا کے حصے سے بڑھ گیا اس لئے دونوں کا حصہ ملایا جو کہ 12 بنتا ہے پھر اس کو 3 سے تقسیم کیا تو 4 آیا یہی بہن کا حصہ ہے اور اس کا ڈگنا 8 دادا کا حصہ بنتا ہے۔			

جدید طریقہ پر حل

شوہر	ماں	دادا	حقیقی بہن
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{3}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{2}$
.5	.3333	.1667	.5
$.5 / 1.5 = .3333$	$.3333 / 1.5 = .2222 = 22\%$	$.1667 / 1.5 = .1113 = 11.13\%$	$.5 / 1.5 = .3333$
$= 33\%$	$\%$	$\%$	$333 = 33\%$
33%	22%	$11.13 + 33 = 44.13 / 3 = 14.71 \times 2 = 29.42$	
33%	22%	14.71	29.42

جدید طریقہ پر حل
مقاسمہ کی مثال

شوہر	دادا	بھائی
1/2	عصبہ	عصبہ
.5	.25	.25
50%	25%	25%

دادی	دادا	بھائی	بھائی	بہن
1/6	ثلث مالتی	عصبہ	عصبہ	عصبہ
.1667	1- .1667=.8333/ 3=.2778	باقی $.8333-.2778=.5555/5=.1111$		
		$.1111 \times 2$ =.2222	.2222	.1111
16.67%	27.78%	22.22%	22.22%	11.11%

ثلث مالتی کی مثال

جب دادا، حقیقی اور علاقائی بھائی بہنوں کے ساتھ کوئی صاحب فرض موجود ہو مثال جس میں دادا کے لئے سارے مال کا سدس
ثلث مالتی اور مقاسمہ سے بہتر ہو

دادا	دادی	بہن	چار بھائی
1/6	1/6	1/2	عصبہ
.1667	.1667	.5	بقایا-1 (.5+.1667+.1667=.1666)
16.67%	16.67%	50%	16.66%

3 مسئلہ منبریہ / مسئلہ سبعیہ / بخیلیہ

صورت مسئلہ: متوفی نے بیوی، دو بیٹیاں اور ماں باپ چھوڑے۔

وجہ تسمیہ: سیدنا علیؑ کو فہ کی مسجد میں جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ کسی عورت نے آکر مذکورہ بالا
مسئلے کا حل پوچھا سیدنا علیؑ نے بغیر کسی فکر کے ہدایت اس کا حل بتایا۔

مسائل نے پوچھا کہ کیا بیوی کا حصہ آٹھواں مقرر/متعین نہیں ہے؟ آپ نے جواب دیا: ”صار ثمنها تسعا“ اس کا آٹھواں حصہ عول کر کے نواں بن گیا اور خطبہ جاری رکھا لوگ آپ کی ذہانت سے تعجب کر گئے۔ چونکہ یہ مسئلہ منبر پر آپ سے پوچھا گیا اور منبر پر ہی آپ نے فی الفور جواب دیا اس لئے مسئلہ منبر پر یہ کہلاتا ہے اور اس میں بیوی کا آٹھواں حصہ پھیل کر نواں بن جاتا ہے اس عول کی وجہ سے سبعیہ کہلاتا ہے۔

وهي المنبرية وتسمى السبعية¹⁸

مسئلہ: 24/ عول 27

بیوی	دو بیٹیاں	ماں	باپ
1/8	2/3	1/6	1/6+عصبہ
3	16	4	4

اس مسئلہ کو بحلیۃ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں عول کم ہوتا ہے۔

وتسمى البخيلة لقلّة عولها، والمنبرية لقول علي رضي الله عنه على المنبر: صار ثمنها تسعا¹⁹

جدید طریقے سے حل

بیوی	دو بیٹیاں	ماں	باپ
1/8	2/3	1/6	1/6+عصبہ
.125	.6667	.1667	مجموعہ: .125+.6667+.1667 +.1667=1.126
.125/1.126 =.1111	.6667/1.126=.59 25	.1667/1.126=. 1482	.1667/1.126=.1482
11.11%	59.25%	14.82%	14.82%

4 مسئلہ ام الارامل / ام الفروج / مسئلہ دیناریۃ صغریٰ

کسی مسئلہ میں تین بیویاں، دو دادیاں، چار اخیانی بہنیں، آٹھ حقیقی بہنیں ہو اس کو ام الارامل کہتے ہیں کیونکہ تمام ورثاء عورتیں ہیں۔ جب کہ کل ترکہ 17 دینار ہو ہر ایک کو ایک دینار ملے۔
کنثلاث زوجات وجدتين وأربع أخوات لأم وثمان أخوات لأبوين، وهي أم الأراامل؛ لأن الورثة نساء، فإن كانت التركة سبعة عشر دینارا فلكل امرأة دینار، ويعاها بما.

اس مسئلے کو ام الارامل اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں ورثاء تمام کے تمام عورتیں ہیں کوئی مذکر اس میں نہیں پایا جاتا ہے۔

تسمى ام الارامل لان ليس فيها ذكرا و هي من المعاياة²⁰

مذکورہ مسئلے کو ام الفروج، اور مسئلہ دیناریہ صغریٰ اور سبچہ عشریہ بھی کہا جاتا ہے۔

وَمِنْ أُمَّتَيْهَا أُمُّ الْأَرَامِلِ وَتُسَمَّى أَيْضًا بِأُمِّ الْفُرُوجِ بِالْحَيْمِ وَبِالْدَيْنَارِيَّةِ الصُّغْرَى وَهِيَ ثَلَاثُ زَوَاجَاتٍ

وَجَدَّتَانِ، وَأَرْبَعُ أَخَوَاتٍ لِأُمِّ وَثَمَانِ أَخَوَاتٍ لِأَبٍ وَالثَّرَكَةُ سَبْعَةُ عَشَرَ دِينَارًا لِكُلِّ وَاحِدَةٍ دِينَارٌ²¹

نہایت الزین میں لکھا ہے۔

وَذَلِكَ كَمَسْأَلَةِ أُمِّ الْأَرَامِلِ وَهِيَ جَدَّتَانِ وَثَلَاثُ زَوَاجَاتٍ وَثَمَانِ أَخَوَاتٍ لِعَبْرِ أُمِّ وَأَرْبَعُ أَخَوَاتٍ لِأُمِّ وَلَقِبَتْ

هَذِهِ الْمَسْأَلَةَ بِذَلِكَ لِكَثْرَةِ مَا فِيهَا مِنَ الْأَرَامِلِ وَقِيلَ لِأَنَّ الْوَرِثَةَ كُلَّهِنَّ أَنْثَى وَيُقَالُ لَهَا أُمُّ الْفُرُوجِ بِالْحَيْمِ

لَأَنوَتَهُ الْحَيْمِ وَتَلَقَّبَ أَيْضًا بِالدَيْنَارِيَّةِ الصُّغْرَى وَبِالسَّبْعَةِ عَشْرِيَّةِ لِأَنَّهُ يُعَايَا بِهَا²²

مسئلہ 12 عول 17

تین بیویاں	دو دادیاں	چار اخیانی بہنیں	آٹھ علاقائی بہنیں
1/4	1/6	1/3	2/3
3	2	4	8
17.64%	11.76%	23.52%	47.1%

3 بیویوں کا حصہ: 3، ایک بیوی کا حصہ: 1

دو دادیوں کا حصہ: 2، ایک دادی کا حصہ: 1

چار اخیانی بہنوں کا حصہ: 4، ایک اخیانی بہن کا حصہ: 1

آٹھ علاقائی بہنوں کا حصہ: 8، ایک علاقائی بہن کا حصہ: 1

جدید طریقہ پر حل

تین بیویاں	دو دادیاں	چار اخیانی بہنیں	آٹھ علاقائی بہنیں
1/4	1/6	1/3	2/3
.25	.1666	.3333	.6666
.25/1.4165=.1	.1666/1.4165=.11	.3333/1.4165=.2352	.6666/1.4165=.470
765	77	6	6
3	2	4	8

ام الفروخ / شریحیہ

جب میت کے ورثاء شوہر، ماں اور چچہ مختلف قسم کے بہنیں ہوں تو اس کا عول دس آئے گا اور اس کثرت عول کی وجہ سے اس مسئلہ کو ام الفروخ کہا جاتا ہے یعنی اصل مسئلہ (چچہ) کو ماں اور اور چچا عدد کا اضافہ (عول) کو مرغی کے بچوں کی مانند قرار دیا گیا اس مسئلہ کو شریحیہ بھی کہتے ہیں کیونکہ قاضی شریح نے اس کے بارے میں سب سے پہلے فیصلہ کیا تھا

زوج وأم وثلاث أخوات متفرقات، عالت إلى تسعة، وتسمى: مسألة الغراء. فإن كانت الأخوات ستاً، عالت إلى عشرة، وتسمى: أم الفروخ، لكثرة عولها، لأنها عالت بثلاثها، فشبها أصلها بالأم، والعول بالفروخ.²³

صاحب شرح الکبیر رقمطراز ہے:

زوج وأم وأختان لأم وأختان لأبوين نصف وثلاث وسدس وثلاثان، أصلها من ستة وتعول إلى عشرة، وتسمى أم الفروخ لأنها أكثر المسائل عولا فشبهت الأربعة الزوائد بالفروخ، وتسمى أيضا الشریحیة؛ لأن شریحا أول من قضی فیها

مسئلہ 6 عول 10

شوہر	ماں	دو اخیانی بہنیں	دو حقیقی بہنیں
1/2	1/6	1/3	2/3
3	1	2	4

جدید ریاضی اصول کے مطابق حل

شوہر	ماں	دو اخیانی بہنیں	دو حقیقی بہنیں
1/2	1/6	1/3	2/3
.5	.1667	.3333	.6667
.5+1.6667=	.1667/1.66	.3333/1.6667	.6667/1.66
.2999	.1	.1999	.4

5 مسئلہ دیناریہ / رکابیہ / داوودیہ

دیناریہ علم الفرائض کا وہ مسئلہ ہے جب کل ترکہ 600 دینار ہو اور اس میں سے ایک عورت (میت کی بہن) کو صرف ایک ہی دینار ملتی ہے۔۔ اور اسی مسئلہ سے سیدنا علیؑ کی علم الفرائض میں فراست اور عمیق فہم کا اندازہ ہوتا ہے۔ کیونکہ سیدنا علیؑ کے سامنے کسی عورت نے شکایت کی کہ میرا بھائی فوت ہو چکا ہے اور مجھے اس کے ترکہ 600 دینار میں سے صرف ایک دینار دیا گیا تو سیدنا علیؑ نے اس عورت کے قول سے ورثاء کی تعداد اور انواع متعین کئے اور بتایا کہ شاید آپ کے بھائی نے اس طرح کے ورثاء چھوڑے ہیں جس کی اس عورت نے تصدیق کی سیدنا علیؑ نے انہیں فرمایا کہ آپ کا بھی ایک دینار حق بنتا ہے۔

قِيلَ جَاءَتْ الْأُخْتُ إِلَى عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَقَالَتْ لَهُ مَاتَ أَحْيَى عَنِّي سِتْمَاةٌ دِينَارٍ فَلَمْ أُعْطَ مِنْهَا إِلَّا دِينَارًا وَاحِدًا فَقَالَ لَهَا لَعَلَّ أَخَاكَ تَرَكَ زَوْجَةً وَبَنَاتَيْنِ وَأُمَّ وَأَتَى عَشْرَ أَخَا، وَأَنْتِ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ مَعَكَ

حَقُّكَ الَّذِي يَخُصُّكَ²⁴

اس کو مسئلہ داوودیہ بھی کہتے ہیں کیونکہ داوود طائی سے اس مسئلہ کا حل طلب کیا گیا تو انہوں نے اسی طرح تقسیم کی پھر امام ابو حنیفہ کو وہ بہن آکر کہنے لگی کہ میرا بھائی فوت ہو کر 600 دینار ترکہ چھوڑ گئے اور اس میں مجھے صرف ایک دینار دیا گیا امام صاحب نے پوچھا کہ کس نے ترکہ تقسیم کیا اس نے جواب دیا کہ آپ کے شاگرد داوود طائی نے تقسیم کیا امام صاحب فوراً سمجھ گئے اور ذہن میں ورثاء کی تعداد اور نوعیت متعین کر کے میت کے بہن سے ایک ایک کر کے پوچھنے لگے جب اس نے تمام کی تصدیق کی تو امام صاحب نے فرمایا اسی صورت میں آپ کا حق ایک ہی دینار بنتا ہے۔

زوجة وجدة و بنتان و اثنا عشر أختا و أخت واحدة لأب و أم، و التركة ستمائة دينار، للجدّة السدس مائة دينار، وللبنتين الثلثان أربعمائة دينار، وللزوجة الثمن خمسة وسبعون ديناراً، يبقى خمسة وعشرون ديناراً لكل أخ ديناراً وللأخت ديناراً، ولذلك سميت الدينارية، وتسمى الداودية لأن داود الطائي سئل عنها فقسّمها هكذا، فجاءت الأخت إلى أبي حنيفة فقالت: إن أخي مات وترك ستمائة دينار فما أعطيت إلا ديناراً واحداً، فقال: من قسم التركة؟ قالت: تلميذك داود الطائي، فقال: هو لا يظلم، هل ترك أخوك جدّة؟ قالت: نعم، قال: هل ترك بنتين؟ قالت: نعم، قال: هل ترك زوجة؟ قالت: نعم، قال: هل معك اثنا عشر أختاً؟ قالت: نعم، قال: إذن حَقُّك دينار. وهذه المسألة من المعاياة، فيقال: رجل خلف ستمائة دينار وسبعة

عشر وارثاً ذكوراً وإناثاً فأصاب أحدهم دينار واحد²⁵

صورت یوں ہے کہ میت نے مذکر و مونث ورثاء چھوڑے ہیں جن میں بیوی، دادی، دو بیٹیاں، بارہ بھائی اور ایک بہن شامل ہیں جبکہ کل ترکہ 600 دینار ہو۔

مات وترك ذكوراً وإناثاً و ستمائة دينار اصاب أحدورثته دينار وهي زوجة و جدّة و بنتان و اثنا عشر أختاً

واخت واحدة نصيب الاخت ديناراً

اس واقعے کا شان ورود یوں ہے:

ووقعت فی زمن علی فجاءت الاخت فشکت عامله له و قالت ترک احی ستماءة دینار فلم یعطنی

الادینار فقال لها لعل احاک ترک ورثة هم کذا فقال نعم فقال ذالک حقیق²⁶

حل

مسئلہ $25 \times 24 = 600$

بیوی	دادی	2 بیٹیاں	12 بھائی	1 بہن
1/8	1/6	2/3	للذکر مثل حظ الانثیین	للذکر مثل حظ الانثیین
3	4	16	1	
$25 \times 3 = 75$	$25 \times 4 = 100$	$25 \times 16 = 400$	$25 \times 1 = 25$	
75	100	400	24	1
12.5%	16.7%	66.7%	4%	1.667%

جدید حسابی اصول کے مطابق حل

بیوی	دادی	2 بیٹیاں	12 بھائی	1 بہن
1/8	1/6	2/3	للذکر مثل حظ الانثیین	للذکر مثل حظ الانثیین
.125	.1667	.6667	$1 - .9584 = .0416$	
$.125 \times 600 = 75$	$.1667 \times 600 = 100$	$\times 600 = 400$	$.0416 \times 600 = 24.96$	
75	100	400	24	1

600 دینار میں بہن کا حصہ: 1 دینار

6 عمری مسائل / عراون

وہ دو مسائل جن میں اگر میت مذکر ہے تو اس کی بیوی اور والدین اور اگر مؤنث ہے تو اس کا شوہر اور والدین رہ جائے۔ ان دونوں صورتوں میں والدہ کو ثلث ما بقی بعد فرض احد الزوجین ملتا ہے، یعنی اگر میت مذکر ہے تو بیوی کا حصہ چوتھائی کل مال سے نکال کر باقی ماندہ کا ثلث ماں کو ملے گا اور اگر میت مؤنث ہے تو شوہر کا حصہ آدھا کل مال سے مینا کر کے باقی مال کا تہائی حصہ ماں کو ملے گا۔ ان مسائل کو عمری مسائل اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا فیصلہ سب سے پہلے سیدنا عمرؓ نے کیا تھا۔

وَمِنْهَا: الْعُمَرَيَّتَانِ، وَهَذَا: زَوْجٌ، وَأَبَوَانِ، أَوْ زَوْجَةٌ، وَأَبَوَانِ، لِأَنَّ أَوَّلَ مَنْ قَضَى فِيهَا عُمَرُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

اور غراوان اس لئے کہتے ہیں کہ ماں کو اس کا حصہ ثلث حقیقت میں نہیں ملتا بلکہ لفظا ملتا ہے اور اس کا حصہ حقیقت میں ثلث

سے کم دیا جاتا ہے۔

وَ إِنْ لَمْ يَتْرِكِ الْمَتَوَفَى وُلْدًا أَوْ وُلْدَ ابْنِ وَلَا إِثْنَيْنِ مِنَ الْأَحْوَةِ فَإِنَّ لِمَا الثَّلَاثِ كَامِلًا إِلَّا فِي فَرِيضَتَيْنِ فَقَطْ

يقال لهما الغراوان لان الام غَرَّ باعطائها الثلث لفظاً لا حقيقة²⁷

یاغرا بمعنی بیضاء ہے یعنی اس مسئلہ کے زیادہ مشہور اور واضح ہونے کی وجہ سے غراوان کہلانے لگا: یقال لهما الغراوان²⁸

ماں کا حصہ ثلث

مسئلہ: 2 تصحیح: 6:

شوہر	باپ	ماں
1/2	عصبہ (ثلثی الباقی) باقی دو تہائی	ثلث ما باقی بعد فرض الزوج
3	2	باقی: 3 اس کا ثلث: 1
3/6	2/6	1/6
50%	33.3%	16.7%

جدید طریقہ سے حل

شوہر	باپ	ماں
1/2	عصبہ (ثلثی الباقی)	ثلث ما باقی بعد فرض الزوج
.5	1 - (.1667 + .5) = .3333	1 - .5 = .5 / 3 = .1667
.5	.3333	.1667
50%	33.3%	16.7%

مسئلہ: 4:

بیوی	باپ	ماں
1/4	عصبہ (ثلثی الباقی)	ثلث ما باقی بعد فرض الزوج
1	2	باقی: 3 اس کا ثلث: 1
1/4 × 100 = 25%	2/4 × 100 = 50%	1/4 × 100 = 25%
25%	50%	25%

جدید طریقہ سے حل

بیوی	باپ	ماں
1/4	عصبہ (ثلثی الباقی)	ثلث ما باقی بعد فرض الزوج
.25	1 - (.25 + .25) = .50	1 - .25 = .75 / 3 = .25
.25	.50	.25
25%	50%	25%

خلاصہ بحث

علم الفرائض کے جزئیات اور حل مسائل ہمیشہ سے صحابہ کرام اور ان کے بعد کے خیر القرون میں ایک اہم علم کی حیثیت سے متداول رہا، کیونکہ ان شخصیات نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے سیکھنے اور سکھانے کی جو ترغیب سنی تھی اس کا موجب یہی تھا۔ بعض حضرات نے تو اس مشکل علم میں کمال دسترس حاصل کیا یہاں تک کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فی البدیہہ پیچیدہ نوعیت کے مسائل حل کرتے رہے۔ عورتیں بھی اس علم سے واقف تھی اور مسئلہ منبر یہ میں ایک عورت ہی نے خطبہ جمعہ کے نہایت اہم وقت میں میراث کے مسئلے کا حل پوچھا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کسی پس و پیش کے بغیر اس کا حل بتایا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ مذکورہ مسئلہ اس خاتون کے دماغ میں کب سے کھٹکتا رہا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جس طرح دیگر ضروری مسائل میں مشاورت کے بعد اجماع منعقد کرتے رہے اسی طرح انہوں نے علم الفرائض کے بارے میں کیا چنانچہ دو اجتہادی مسائل ان کے نام گرامی کا سابقہ لے کر مشہور ہوئے۔ سیدنا عمر رضی اللہ لوگوں کو باہم گفتگو کے لئے علم الفرائض کے مسائل کو عنوان کے طور پر رکھنے کی ہدایت فرماتے۔ جاج بھی اس علم کے اتنے دلدادہ تھے کہ انہوں نے امام شعبیؒ کی جان بخشی صرف اس وجہ سے کی کہ اس نے ایک پیچیدہ میراث کے مسئلے کا حل پیش کیا۔ مزید یہ کہ چیف جسٹس بنانے کے لئے بھی اگر امتحان کا انعقاد ہوتا تو علم الفرائض ہی نصاب ہوتا۔ بعد کے زمانے میں لوگوں نے اس علم کو چھوڑا اس لئے اتنے اہم واقعات پس منظر میں چلے گئے۔ اس علمی تحقیق سے ان واقعات اور ان کی تفصیلات اور حل کی طرف راہنمائی ہوگی۔

نتائج و تجاویز

علم الفرائض کے تعلیم و تعلم کی ترغیب رسول اللہ ﷺ سے وارد ہوئی ہے۔ صحابہ و تابعین نے اس کا امتثال کر کے ہمہ تن یکسو ہو کر اس علم کی خدمت کی ان حضرات کے شغف کی وجہ سے کچھ مسائل انتہائی شہرت کے حامل بنے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس علم کے ناپید ہونے کی تخویف دلائی ہے۔ لہذا اس کے مختلف ناحیوں کو زندہ کرنا اس علم کی احیاء کے لئے لازم ہے، چنانچہ تجویز ہے کہ اہل علم ان موضوعات کو زیر تحقیق لا کر اپنا حصہ ڈالے۔ قدیم پیچیدہ اور مشکل طرق حل کے بعد اس کا جدید اور آسان طرق حل کو تقابلاً پیش کیا ہے، تاکہ اس کی طرف اذہان کی تفر و توحش کو انس و دلچسپی میں تبدیل کیا جائے۔ سفارش یہ ہے کہ اس جدید آسان حل ہی کو مدارس و جامعات میں ترویج دیا جائے، تاکہ اس علم کے ساتھ لوگوں کی وابستگی بڑھ جائے۔ اس تحقیق میں ملقب مسائل کی چند واقعات زیر بحث لائے گئے ہیں۔ علوم اسلامیہ کے طلباء اس طرح کے مزید مسائل اور ان کے پس منظر کو تلاش کر کے ان پر تحقیق کر سکتے ہیں۔

حواشی و حوالہ جات

- 1 سورة البقرة 2: 237
- 2 سورة القصص: 85
- 3 سورة النساء: 7
- 4 سورة الاحزاب: 38
- 5 سراج الدین، محمد بن عبدالرشید، حاشیہ سراجی (بیروت: مکتبۃ العلم (س۔ن) رقم الحاشیہ: 5، ص 2
- 6 علامہ شامی، ابن عابدین، رد المختار (بیروت: مکتبۃ دار الجلیل (س۔ن) 10: 489
- 7 البهوتی، منصور بن یونس، کشف القناع عن متن الاقناع (بدون طبع وبدون تاریخ) 4: 415
- 8 الموصلی، عبداللہ بن محمود، الاختیار لتعلیل المختار (بیروت: دار الکتب العلمیہ۔ بیروت، 1426ھ/2005ء) 5: 129-130
- 9 الجوهري، اسماعيل بن حماد، الصحاح تاج اللغة ونبأ العربیة (بیروت: دار العلم، 1407ھ/1987ء) 1: 276
- 10 الفراهیدی، خلیل بن احمد، کتاب العین (قاہرہ: دار و مکتبۃ الہلال، بدون تاریخ) 5: 325
- 11 الخرشبی، محمد بن محمد، شرح مختصر خلیل (بیروت: دار الجلیل (س۔ن)) 8: 204
- 12 نفس مصدر، اصحاب الفروض، 24: 327
- 13 البخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح البخاری (بیروت: دار طوق النجاة، 1422ھ) حدیث (136)
- 14 شرح مختصر خلیل 8: 204
- 15 نفس مصدر
- 16 جرجانی، سید شریف علی، شریفیہ شرح سراجیہ (عرب: مکتبۃ حاجی عبدالقیوم مزار شریف بندریو، بدون تاریخ) ص: 82-83
- 17 نفس مصدر
- 18 ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، البحر الرائق شرح کنز الدقائق (لاہور: اردو کتب خانہ (س۔ن)) 8: 586
- 19 شمس الدین، محمد بن منظر، الفروع و تصحیح الفروع (بیروت: موسسۃ الرسالہ، 1424ھ/2003ء) 8: 25
- 20 الاختیار لتعلیل المختار 5: 9
- 21 الدرر دیر، احمد بن محمد، الشرح الکبیر (بدون طبع و تاریخ) 4: 472
- 22 النووی، محمد بن عمر، نہایۃ الزین فی ارشاد المبتدئین (بیروت: دار الفکر، 1422ھ) 11: 293
- 23 ابن قدامہ، عبداللہ بن احمد، الکا فی فی فقہ الامام احمد (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1414ھ/1994ء) 2: 303
- 24 الدسوقی، محمد بن احمد، حاشیہ الدسوقی علی الشرح الکبیر (بیروت: دار الفکر (س۔ن)) 4: 472
- 25 الاختیار لتعلیل المختار 5: 129
- 26 القرانی، احمد بن ادريس، الذخیرہ (بیروت: دار الغرب، 1994ء) 13: 50
- 27 الزرقانی، محمد بن عبدالباقی، شرح الزرقانی علی الموطاء (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1411ھ) 3: 158
- 28 نفس مصدر